بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وہ تمام شرک
جو ہم کرتے ہیں

پہچان، بچاؤ اور توحید کی طرف واپسی

مرتب: محمد مجیب

دہلی، بھارت • 20 اگست 2026ء

باب اول: شرک کی اقسام — ایک تعارف

شرک کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، یا اختیارات میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے، اور قرآن مجید میں واضح طور پر بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے سوا باقی تمام گناہ جسے چاہے بخش سکتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ

بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، اور اس کے سوا جو چاہے بخش دیتا ہے۔ (سورۃ النساء: ۴۸)

شرک کی بنیادی اقسام

- شرکِ اکبر (بڑا شرک) — اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا، اس سے دعا مانگنا، یا اسے اللہ کے برابر اختیار والا سمجھنا۔ یہ انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔
- شرکِ اصغر (چھوٹا شرک) — گناہ کبیرہ ہے مگر انسان کو دین سے خارج نہیں کرتا، جیسے دکھاوے کی نیت سے نیکی کرنا (ریاکاری) یا اللہ کے علاوہ کسی کی قسم کھانا۔
- شرکِ خفی (پوشیدہ شرک) — دل میں چھپا ہوا شرک، جیسے اپنی محنت یا ہنر پر اتنا بھروسہ کر لینا کہ اللہ کی توفیق کو فراموش کر دیا جائے۔
- شرک فی الربوبیت — اللہ کے سوا کسی کو خالق، رازق، یا نظامِ کائنات کا مالک سمجھنا۔
- شرک فی الاسماء و الصفات — اللہ کی مخصوص صفات (جیسے غیب کا علم، ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا) کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا۔
- شرک فی العبادت — دعا، نذر، قربانی، سجدہ، یا مکمل توکل جیسی عبادات کسی غیر اللہ کے لیے بجا لانا۔

نبی کریم ﷺ نے دکھاوے کی نیت کو 'پوشیدہ شرک' قرار دیا ہے، اور فرمایا کہ اس سے بچنا مجھے تمہارے لیے دجال کے فتنے سے بھی زیادہ خطرناک لگتا ہے (مسند احمد، حسن)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرک صرف بتوں کی پوجا تک محدود نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں میں بھی چھپا ہو سکتا ہے۔

باب دوم: روزمرہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں شرک

شرک صرف قدیم زمانے کے بت پرستوں تک محدود نہیں بلکہ آج بھی ہماری روزمرہ زندگی میں مختلف صورتوں میں در آتا ہے، اکثر ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا۔

عقائد میں

- قسمت بتانے والوں، نجومیوں یا فال نکالنے والوں کی باتوں پر یقین کرنا۔
- تعویذ، دھاگے، یا مخصوص اشیاء کو اللہ کے بجائے خود مؤثر سمجھنا۔
- بدشگونی پر یقین رکھنا — مثلاً کسی خاص دن، عدد، یا واقعے کو خود بخود نحوست کا سبب سمجھنا۔

عبادات میں

- مشکل وقت میں اللہ کے بجائے سب سے پہلے غیر اللہ کو مدد کے لیے پکارنا۔
- نماز، روزہ یا صدقہ محض لوگوں کو دکھانے کے لیے ادا کرنا۔
- منت ماننا یا جانور ذبح کرنا اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر۔

معاشرتی و روزمرہ معاملات میں

- دولت، عہدے، یا تعلقات پر اس قدر بھروسہ کرنا کہ اللہ کی توفیق کو فراموش کر دیا جائے۔
- کسی انسان کی اندھی تقلید کرنا، یہاں تک کہ اس کی ہر بات (چاہے دین کے خلاف ہو) بلا سوچے مان لینا۔
- کامیابی پر یہ کہنا کہ "یہ صرف میری اپنی محنت کا نتیجہ ہے" اور اللہ کی توفیق کو یکسر نظرانداز کر دینا۔

زبان اور روزمرہ گفتگو میں

- اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا، جیسے "میری زندگی کی قسم" یا کسی بزرگ کے نام کی قسم۔
- یہ کہنا "اگر اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتے تو یہ کام نہ ہوتا"، بجائے اس کے کہ کہا جائے "پہلے اللہ نے، پھر فلاں کے ذریعے یہ کام ہوا"۔

یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ شرک کسی دور کی بات نہیں بلکہ ہماری روزمرہ سوچ، گفتگو اور عمل میں مختلف صورتوں میں موجود ہو سکتا ہے، اور اس سے بچنے کے لیے مستقل چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

باب سوم: اپنی روزمرہ زندگی میں شرک سے کیسے بچا جائے

شرک سے بچاؤ ایک مسلسل مشق ہے جو علم، خودشناسی اور عمل تینوں کا تقاضا کرتی ہے۔ چند عملی طریقے یہ ہیں:

- علم حاصل کرنا — توحید اور شرک کی اقسام کو سیکھنا، تاکہ انجانے میں کیے جانے والے شرک کی پہچان ہو سکے۔
- نیت کا مسلسل جائزہ — ہر عمل سے پہلے اور بعد میں خود سے پوچھنا: "کیا یہ عمل صرف اللہ کے لیے ہے؟"
- دعا اور مدد میں صرف اللہ کو پکارنا — مشکل وقت میں سب سے پہلے اللہ ہی سے رجوع کرنے کی عادت ڈالنا، اسباب کو رد کیے بغیر مگر انہیں محض ذریعہ سمجھتے ہوئے۔
- زبان کی حفاظت — قسم صرف اللہ کے نام کی کھانا، اور روزمرہ جملوں میں غیر اللہ کی نسبت سے احتیاط برتنا۔
- توکل اور اسباب میں توازن — دنیاوی اسباب اختیار کرنا مگر نتیجہ اور اصل مدد کو اللہ کی طرف سے سمجھنا۔
- علماء و اہلِ علم سے رہنمائی — جہاں کسی رسم یا عادت کے بارے میں شک ہو، وہاں مستند علم رکھنے والوں سے پوچھ لینا بہتر ہے۔
- ذکرِ الٰہی کی کثرت — دل کو اللہ کی یاد سے معمور رکھنا، تاکہ غفلت اور دوسروں پر بھروسہ کرنے کا موقع کم سے کم ہو۔

یہ مشقیں دراصل دل کی مسلسل تربیت ہیں — ایسی تربیت جو انسان کو ہر معاملے میں پہلے اور آخر میں اللہ ہی کی طرف لوٹنا سکھاتی ہے۔

باب چہارم: دوسروں کو نرمی اور خلوص کے ساتھ کیسے آگاہ کریں

شرک سے بچانا ایک نازک ذمہ داری ہے، خاص طور پر جب بات خاندان یا قریبی لوگوں کی ہو۔ قرآن میں دعوت کا اصول واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلائیے۔ (سورۃ النحل: ۱۲۵)

عملی اصول

- پہلے خود مثال بننا — عمل الفاظ سے زیادہ اثر رکھتا ہے، اس لیے سب سے پہلے اپنی اصلاح پر توجہ دینا۔
- الزام تراشی سے گریز — کسی کو براہ راست "مشرک" کہنے کے بجائے، عمل کی نوعیت پر نرمی سے بات کرنا۔
- صحیح وقت اور موقع کا انتخاب — نصیحت کے لیے ایسا وقت چننا جب سامنے والا سننے کی حالت میں ہو، نہ کہ غصے یا سب کے سامنے شرمندہ کرنے والے موقع پر۔
- سوال کے ذریعے بات کا آغاز — "یہ عمل ہم کیوں کرتے ہیں؟" جیسے نرم سوالات سے گفتگو شروع کرنا، بجائے فوراً تنقید کے۔
- دلیل قرآن و حدیث سے دینا — ذاتی رائے کے بجائے واضح دلائل پیش کرنا، تاکہ بات دل میں اترے۔
- صبر اور تسلسل — فوری تبدیلی کی امید نہ رکھنا؛ دل کی تبدیلی وقت اور دعا کے ساتھ آتی ہے۔
- دعا کا اہتمام — نصیحت کے ساتھ ساتھ اس شخص کے لیے ہدایت کی دعا کرتے رہنا۔

نرمی اور خلوص کے ساتھ کی گئی دعوت نہ صرف پیغام کو مؤثر بناتی ہے بلکہ رشتوں کو بھی محفوظ رکھتی ہے، جو کہ خود دعوتِ دین کے مقاصد میں شامل ہے۔

باب پنجم: یہ مشق کیسے توحید اور پرسکون زندگی کی طرف لے جاتی ہے

جب انسان اپنی سوچ، عبادت، اور روزمرہ زندگی سے شرک کی ہر شکل کو پہچان کر دور کرنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے، تو اس کا دل رفتہ رفتہ خالص توحید کی طرف لوٹنے لگتا ہے۔

- جب دل صرف اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو انسان کی امیدیں اور خوف مخلوق کے بجائے صرف اللہ سے وابستہ ہو جاتے ہیں، جس سے دل کو غیر معمولی سکون ملتا ہے۔
- جب انسان دوسروں سے بے جا امیدیں لگانا چھوڑ دیتا ہے، تو مایوسی، حسد، اور رنجش جیسے جذبات خودبخود کم ہونے لگتے ہیں۔
- توکل کی عادت انسان کو نتائج کی فکر سے آزاد کر دیتی ہے — وہ اسباب اپناتا ہے مگر نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیتا ہے، جس سے ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے۔
- خالص توحید انسان کے تمام معاملات کو ایک ہی مرکز کے گرد جمع کر دیتی ہے، جس سے زندگی میں انتشار کے بجائے یکسوئی اور سمت پیدا ہوتی ہے۔

یہی وہ کیفیت ہے جسے قرآن میں 'اطمینانِ قلب' کہا گیا ہے — دل کا وہ سکون جو صرف اللہ کے ذکر اور اس کی توحید پر کامل یقین سے حاصل ہوتا ہے۔ جو انسان دنیا میں شرک سے بچ کر توحید پر قائم رہتا ہے، وہی آخرت میں بھی ابدی سکون اور اللہ کی رضا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین

مرتب: محمد مجیب

20 اگست 2026ء

دہلی، بھارت